جلد ۲۳ | ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۴۲

احراری لیڈروں کی حکومت پرستی

ذاتی اغراض کیلئے قوم اور ملت فروشی

(۲)

جہاں یہ بات حیرت انگیز ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے بارے میں احرار قانون شکنی اور سول نافرمانی کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے حالانکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ قانون شکنی کی اجازت ان کا مذہب انہیں کھلے طور پر دیتا ہے۔ اور بارہا وہ قانون شکنی کر کے بزعم خود اپنے مذہب اور اپنی قوم کی عظیم الشان خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔ وہاں حکومت کی کاسہ لیسی کا وظیفہ ادا کرنے کے جواز میں جو دلائل پیش کر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہیں۔

چودھری افضل حق کہ آج کل قومی اپنے آپ کو احراریوں کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کے سب سے بڑے ناخدا سمجھے ہوئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی غداری اور ملت فروشی پر ندامت محسوس کریں۔ اپنے آپ کو فتح و نصرت کے شادیانے بجانے کا مستحق قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"کیا بلحاظ آبادی۔ کیا بلحاظ سیاست اور معاشرت مسلمان پنجاب کا قدرتی حاکم اور مالک ہے۔ اگر پنجاب میں کوئی تنازعہ پیدا ہو۔ تو حاکم کا فرض ہے۔ کہ وہ کمزور اور کم تعداد کے پاس خاطر سے میدان چھوڑ دے۔ تاکہ اقلیت کو اکثریت پر زیادہ اعتماد ہو۔ اور صحیح جمہوریت کی سپرٹ اور باہمی رواداری کا جذبہ پیدا ہو کر ابنائے وطن امن اور ترقی کے راستوں پر گامزن ہوں۔ ہمارے مسلمان بھائی کہہ سکتے ہیں۔ کہ رواداری کی یہ سپرٹ ہمسایہ قوم میں موجود نہیں۔ لمحہ بھر کے لئے مجھے یہ ماننے میں عذر نہیں۔ پھر بھی میں یہی گزارش کروں گا۔ کہ اسلام ہی دنیا کو صحیح راستہ دکھانے کا مدعی ہے۔ اور مسلمان کو ہی اہل عالم میں نیک عادات ڈالنے کا فرض ادا کرنا پڑے گا۔ اس کی صورت یہی ہے کہ ہم سب سے زیادہ کمزور کی ناز برداری کریں۔ اور اپنا نقصان کر کے اقلیت کو فائدہ پہنچائیں"۔

اس پہیلی کا صاف۔ اور واضح حل یہ ہے۔ کہ چونکہ احراری پنجاب کے قدرتی حاکم اور مالک ہیں۔ اس لئے انہوں نے شہید گنج کا تنازعہ رونما ہوتے پر سکھوں کو کمزور۔ اور کم تعداد دیکھ کر ان کے پاس خاطر سے میدان چھوڑ دیا۔ یعنی مسجد شہید گنج کو محفوظ رکھنے سے دست بردار ہو گئے۔ اور اس طرح انہوں نے سکھوں کا اعتماد حاصل کر لیا۔ اس طرح صحیح جمہوریت کی سپرٹ اور باہمی رواداری کا نمونہ پیش کر دیا اور احراری ہی ایسا نمونہ پیش کر سکتے ہیں کیونکہ اس زمانہ میں "اہل عالم میں نیک عادات ڈالنے کا فرض" انہی کے ذمہ ہے۔ اور اس فرض کی ادائگی کی صورت ان کے نزدیک یہی ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ کمزور کی ناز برداری کریں۔ اور اپنا نقصان کر کے اقلیت کو فائدہ پہنچائیں"۔ پس انہوں نے کمزور سکھوں کی ناز برداری کرتے ہوئے اپنا نقصان گوارا کر لیا۔ اور شہید گنج کی مسجد کے متعلق انہیں کہہ دیا۔ کہ جس طرح چاہو اس سے سلوک کرو۔

"مسلمان پنجاب کا قدرتی حاکم۔ اور مالک ہے۔" یہ دعوٰے جس قدر حیرت انگیز اور باعث ندامت ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پنجاب کے سرکاری محکموں کے متعلق مسلمانوں کی چیخ و پکار۔ قرض کے ناقابل برداشت بوجھ کے متعلق ان کا واویلا۔ اور دوسروں کی چیرہ دستیوں اور ستم رانیوں پر ان کی آہ و فغاں۔ اگر قدرتی حاکم۔ اور مالک ہونے کی علامات ہیں تو بے شک مسلمان پنجاب کا حاکم اور مالک ہے۔ ورنہ حاکم ہونا تو الگ رہا۔ اسے تو خاموشی کی زندگی بسر کرنے اور فاقہ مستی میں دن کاٹنے کی بھی اجازت نہیں۔ اور اس قسم کے خیالی پلاؤ پکانے کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے دلوں سے اپنی ذلت و نکبت کا احساس بالکل ہی معدوم کر دیا جائے۔ تاکہ وہ کسی بڑی سے بڑی ملی اور قومی مصیبت پر چیخ و پکار کرنے کے قابل بھی نہ رہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ موجودہ حالات۔ اور روزمرہ کے واقعات کے بالکل خلاف یہ قیاس آرائیاں ایک ایسے دماغ کی پیداوار ہیں۔ جو عقل و سمجھ سے بالکل عاری ہے۔ اور اس کا مزید ثبوت یہ ہے۔ کہ کل تک تو یہی افضل حق مسلمانان پنجاب کو یہ سنا رہے تھے۔ کہ "بحالات موجودہ ہندوستان کا آزاد ہونا آسان ہے مگر مسجد کا واگذار ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندو اور سکھ کی ہمدردی کا حاصل ہونا ممکن ہے۔ مگر مسجد کی بحالی کے لئے انگریز کی گولی سکھ کی کرپان ہندو کے سرمایہ کا مقابلہ کرنا ہو گا"۔

وہی آج یہ فرما رہے ہیں۔ کہ شہید گنج کی مسجد احرار نے پنجاب کا حاکم اور مالک ہونے کی حیثیت سے سکھوں کے کمزور اور قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے ان کے سپرد کی ہے۔ اور اس لئے کی ہے۔ کہ صحیح جمہوریت کی "سپرٹ" پیدا ہو۔

کیا کوئی احراری ان دونوں تحریروں میں تطبیق کر کے دکھا سکتا ہے۔ اگر مسجد شہید گنج کا واگزار کرانا ہندوستان کو انگریزوں کے قبضہ سے آزاد کرانے سے بھی مشکل ہے۔ اگر مسجد شہید گنج کو حاصل کرنے کے رستہ میں احراریوں کو انگریزی گولی سکھ کی کرپان اور ہندو کا سرمایہ لرزاں اور ترساں بنائے ہوئے ہے۔ اور وہ تمام مسلمانوں کو ان چیزوں سے خوفزدہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تو پھر اس کے کیا معنی کہ پنجاب کے قدرتی حاکم اور مالک مسلمان ہیں۔ شہید گنج کی مسجد انہوں نے سکھوں کو کمزور سمجھ کر اور ان کی ناز برداری کرتے ہوئے دے دی ہے۔ اور یہ کارنامہ انہوں نے اس لئے سرانجام دیا ہے۔ کہ تا سکھوں کو جو اقلیت میں ہیں اکثریت پر جو کہ احراری ہی ہیں زیادہ سے زیادہ اعتماد پیدا ہو۔ اور صحیح جمہوریت کی سپرٹ اور باہمی رواداری کا جذبہ رونما ہو کر ابنائے وطن امن اور ترقی کے راستوں پر گامزن ہوں۔

ایک ہی امر کے متعلق یہ دو بالکل متضاد اور متخالف بیان ہرگز درست نہیں ہو سکتے اور ان سے ظاہر ہے۔ کہ آج کل احراریوں کی دماغی حالت کس قدر قابل رحم ہو چکی ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو دھوکا اور فریب میں مبتلا کرنے کے لئے کیسی کیسی مضحکہ خیز حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایک ہی سانس میں ایک طرف تو مسلمانوں کو انگریز کی گولی سکھ کی کرپان اور ہندو کے سرمایہ سے مرعوب کر کے دم بخود ہو جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اور مسجد شہید گنج کا نام تک لینے سے باز رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف یہ چکمہ دیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانو! تم تو پنجاب کے قدرتی حاکم اور مالک ہو۔ تم نے سکھوں کی کمزوری پر رحم کھا کر اور ان کی اقلیت کی ناز برداری کرتے ہوئے مسجد شہید گنج ان کے حوالہ کی ہے۔ اور اس طرح رواداری کی ایک نہایت اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ پھر اس مسجد کے متعلق اظہار رنج و غم کی کیا وجہ ہے؟ یہ تو تمہاری فتح کا عظیم الشان نشان ہے۔ اس خوشی اور فتح کے شادیانے بجاؤ۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ اور سمجھنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ یہ سب حکومت پرستی اور قوم فروشی کے کرشمے اور حکومت کی رضا جوئی کے لئے ہتھکنڈے ہیں۔ کہ یا تو مسلمانوں کو خوفزدہ کر کے خاموش کرا دیا جائے۔ یا جھوٹی خوشی بنا کر مطمئن کر دیا جائے۔ اور اس طرح حکومت کے سامنے اپنا ایک اور کارنامہ پیش کر کے مزید مراعات کا استحقاق ثابت کیا جائے۔

احراریوں کے جھوٹ کا ذلیل ترین نمونہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے۔ کہ محمد اسمٰعیل بٹ کا ایک مضمون اخبار "مجاہد" ۸ اگست میں شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ کہ "مجلس احرار کے خلاف مرزائیوں کی خوفناک سازش"۔ یہ بیان سرتاپا جھوٹ سے لبریز ہے۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ اسمٰعیل صاحب اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ جب وہ میرے ہمراہ جناب شاہ صاحب کی ملاقات کو گئے۔ تو وہاں اور بھی لوگ موجود تھے۔ جو شاہ صاحب سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور ان لوگوں کا نیشنل لیگ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ شاہ صاحب کا قیام وہاں عارضی اور بطور مہمان تھا۔ ان لوگوں کی موجودگی میں اسمٰعیل بٹ کو میری معیت میں جناب شاہ صاحب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ کوئی عقلمند تصور میں بھی نہیں لا سکتا۔ کہ شاہ صاحب جیسی تجربہ کار شخصیت پہلے ہی تعارف میں اور عام لوگوں کی موجودگی میں اسمٰعیل صاحب سے سوسو راز و نیاز کی باتیں بتانے لگ جائیں حتیٰ کہ ان کو مبلغ نہیں روپے بھی پیش کر دیں۔ حالانکہ نیشنل لیگ سے ان کا کوئی تعلق بھی نہ تھا۔

دراصل اسمٰعیل بٹ کا بیان سرتاپا سراسر جھوٹ ہے۔ جس سے احراری عادی ہو چکے ہیں۔ اسمٰعیل کے بیان سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کی خواہش کہیں سے ہیں روپے حاصل کرنے کی ضرور ہے۔ اور احراریوں کو یہ جھوٹا چکمہ دے کر ان سے کچھ ماہانہ ضرور حاصل کرے گا۔ اس بیان میں سوائے اس کے کہ وہ میری معیت میں شاہ صاحب سے ملے۔ اور کوئی بات سچی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے۔ جو جھوٹ بولنے سے ذرا بھی نہیں شرماتے۔ میری طرف یہ بھی انہوں نے منسوب کیا ہے۔ کہ گویا میں نے ان سے چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب سے ملاقات کرانے کا کوئی وعدہ کیا۔ جناب چوہدری صاحب موصوف مجھے جانتے بھی نہیں۔ اور خدا جانے اسمٰعیل نے اپنے آپ کو کیا سمجھ لیا ہے۔ اس کا بیان سرتاپا جھوٹ اور خود ساختہ ہے۔ غالباً مجاہد اسی قسم کے جہاد کے لئے رونما ہوا ہے۔ خاکسار غلام مرتضیٰ خان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ و ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	غلام نبی صاحب ریاست جے پور	۱۲	برادر زادہ چوہدری شاہ محمد صاحب . . . ضلع گورداسپور
۲	محمود شاہ صاحب ضلع ہزارہ	۱۳	برادر زادہ ” ” ”
۳	لعل خاں صاحب ضلع سیالکوٹ	۱۴	” ” ” ”
۴	شیخ احمد صاحب ریاست جموں	۱۵	بھاوجہ ” ” ”
۵	زینب بی بی صاحبہ ”	۱۶	چوہدری ظہور احمد صاحب ”
۶	مریم بی بی صاحبہ ”	۱۷	غلام محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۷	فضل بی بی صاحبہ ”	۱۸	سید محمد نواز صاحب سندھ
۸	عبد الرحمٰن صاحب ”	۱۹	ایک صاحب سیالکوٹ
۹	آمنہ بی بی صاحبہ ”	۲۰	میاں محمد شفیع صاحب ضلع لاہور
۱۰	نوشاں بی بی صاحبہ ”	۲۱	منظور الٰہی صاحب آگرہ
۱۱	محمد قاسم صاحب آسام		

آل انڈیا نیشنل لیگ کا ضروری اعلان

ہندوستان بھر کی نیشنل لیگوں کی توجہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ موجودہ پتہ بیرون دہلی دروازہ لاہور ہے۔ یہ تمام ہندوستان کے لئے مرکزی لیگ ہے۔ اور یہیں سے تمام نیشنل لیگوں کو وقتاً فوقتاً مناسب ہدایات ارسال کی جایا کریں گی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تمام لیگیں بذریعہ درخواست آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور (بیرون دہلی دروازہ) سے الحاق کریں۔ الحاق کی درخواست کے ساتھ ریزولیوشن کی نقل جس میں الحاق کرنا پاس ہوا ہو۔ نیشنل لیگ کے دفتر کا پتہ اور ممبران کے نام عہدے اور مکمل پتے ارسال کئے جائیں۔ یہ کام بہت جلدی ہونا چاہیئے۔ تاکہ عملی کام کے شروع کرنے میں تاخیر نہ ہونے پائے۔ جہاں جہاں تا حال نیشنل لیگیں قائم نہیں۔ وہاں کے احباب کو چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بارہ میں فرمودہ شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت جلد لیگ کے قیام کا انتظام کریں۔ اور ضلع واران کی تنظیم کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ خاکسار قریشی محمد صادق شمیم بی اے سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

میاں بیوی کے تعلق کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے

۹ ر اگست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے جو خطبہ پڑھا۔ اسے رپورٹر الفضل جس قدر قلم بند کر سکا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اسلام نے اس اہم ضرورت کو جو گھروں میں قیام امن کے لئے ہے۔ تمام مذاہب سے زیادہ۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ صرف اسلام نے ہی اسے محسوس کیا ہے دوسرے کسی مذہب نے ادھر توجہ نہیں کی۔

انسان ہر قسم کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے گھر کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے تمام کاموں کے لئے فرداً فرداً اتنا وقت نہیں دیتا۔ جتنا وہ اپنے گھر میں دیتا ہے۔ گو دن کے لحاظ سے گھر کا وقت کم ہوتا ہے۔ لیکن اگر آدمی دوسرے کاموں کے اوقات کو گنے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ دوسرے کاموں کے اوقات کی نسبت گھر کا وقت زیادہ ہوتا ہے۔ گھر سے باہر وہ ایک مرد سے ملے گا۔ پھر دوسرے سے۔ افسروں سے بھی ملے گا۔ اور ماتحتوں سے بھی۔ رشتہ داروں سے بھی ملاقات کرے گا۔ اور محلہ کے لوگوں سے بھی مگر گھر میں صرف ایک شخصیت سے اس کا تعلق اور واسطہ ہوگا۔ اور اسی کی خوبیوں۔ یا نقائص پر اس کی نظر پڑے گی۔ نقائص پر نظر پڑنا آدمی کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے جب کسی انسان میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کی نگاہ خوبیوں پر کم پڑتی ہے۔ اور نقائص پر زیادہ۔

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ کہ رستہ میں ان کو ایک مرا ہوا کتا دکھائی دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا۔ اس سے سخت بدبو آ رہی ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ دیکھو اس کے دانت کتنے صاف اور چمکیلے ہیں۔ گویا مرے ہوئے کتے کے متعلق بھی ان کی نظر خوبی پر ہی پڑی۔ تو روحانیت اور نیکی انسان کو خوبیوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ مگر وہ شخص جس میں مذہبی نیکی نہ ہو۔ اس کی نگاہ نقائص پر پڑتی ہے۔ اسی طرح کمزور آدمی اگر اپنی بیوی کے نقائص پر نظر رکھے۔ اور اس کی خوبیاں نہ دیکھے۔ تو یہ ایک مصیبت ہوگی۔ جو رات دن ان کو جھیلنی پڑے گی۔ ایک طرف خاوند اگر یہ کہے گا۔ کہ گھر میں کھانا اچھا نہیں پکتا۔ برتنوں کی صفائی نہیں ہوتی۔ تو دوسری طرف عورت کہے گی۔ کہ مجھے کافی اخراجات نہیں دیئے جاتے جس سے میں اپنے گھر کا انتظام درست رکھ سکوں۔ غرضکہ کئی قسم کی باتیں طرفین سے ہوتی رہیں گی۔

بعض آدمی اس سے تنگ آ کر اپنی بیوی کے عیوب کی طرف سے لاپرواہی اور غفلت اختیار کر لیتے ہیں۔ جس سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ گھر کی ضروریات۔ اور بچوں کی تربیت سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ مگر یہ دونوں صورتیں نقصان دہ اور مضر ہیں اور ان سے روکنے کے لئے اسلام نے ایک ذریعہ بتایا ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مطیع اور فرمانبردار ہو جاؤ۔ اب رہا یہ سوال کہ اللہ اور رسول نے کیا بتایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد تقوےٰ پر ہونی چاہیئے۔ کسی شاعر نے کہا ہے:۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

لیکن اگر انسان ابتدا ہی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم علیک بذات الدین پر عمل کرے۔ تو وہ اپنے گھر کو جنت بنا سکتا ہے اچھے آدمی کی اولاد بھی اچھی پیدا ہوتی ہے الا ماشاء اللہ۔ اور میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد تقوےٰ پر ہو۔ تو نتیجہ ہمیشہ نیک ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ شریعت نے اپنی عقل کے علاوہ خدا تعالےٰ پر معاملہ سپرد کر دینے کو کہا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دینے سے نتیجہ لازماً اچھا نکلتا ہے۔ مثلاً استخارہ ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان یہ عہد کر لے کہ اگر خدا نے فلاں رشتہ پر شرح صدر نہ کیا۔ تو نہیں کریں گے۔ اگر یہ عہد نہ کیا جائے۔ تو استخارہ استخارہ نہیں کہلا سکتا۔

میرے پاس کئی ہندو اور سکھ آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کوئی تدبیر بتائیں۔ جس سے اسلام کی صداقت کا آسانی سے پتہ لگ جائے میں ان سے کہا کرتا ہوں۔ کہ وہ تدبیر جو آسان ہے۔ استخارہ ہے۔ اگر تمہیں استخارہ سے اسلام کی صداقت کا پتہ لگ جائے۔ تو پھر ضرور اسلام قبول کرنا ہوگا۔ اور اگر دل میں یہ خیال ہو۔ کہ اسلام کو ماننا ہی نہیں۔ تو پھر استخارہ ایک لغو کام ہے۔ اور اللہ تعالےٰ لغو کام پر توجہ نہیں کیا کرتا۔

استخارہ کرنے والے کی اللہ تعالےٰ راہ نمائی کرتا۔ اور اسے ہدایت دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ یہ عزم رکھے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے کہا۔ فلاں کام کریں گے۔ ورنہ نہیں۔

پھر شریعت نے کہا ہے۔ عفو سے کام لو۔ مردوں میں بھی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور عورتوں میں بھی۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ عفو اور درگزر سے کام لینا چاہیئے یاد رکھنا چاہیئے۔ درگزر اور لاپرواہی ایک چیز نہیں۔ دونوں میں فرق ہے۔ عفو کرنے والا آدمی دل سے اس بات کو برا مانتا ہے مگر بے پروا آدمی دل سے برا نہیں مانتا۔ اور اس طرح بے غیرتی پیدا ہو جاتی ہے۔

غرض اسلام نے میاں بیوی کے لئے جو ہدایات مقرر کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے خانگی زندگی نہایت خوشگوار اور آرام دہ بن سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ اور ارض حجاز کی تقدیس

مخالفین سلسلۂ احمدیہ کی طرف سے عوام کو جماعت احمدیہ سے بدظن کرنے اور انہیں غلط فہمیوں کا شکار بنانے کے لئے جو پروپیگنڈا کیا جاتا۔ اور جس افسوسناک طریق سے حقائق پر پردہ ڈالنے کی ناروا کوشش کی جاتی ہے۔ اس کی ایک مثال معاصر "اقدام" دہلی کی وہ سطور ہیں۔ جو اس نے "قادیان کی مسرت ناپائیدار" کے زیر عنوان احراریوں کے زوال پر ماتم کرتے ہوئے حوالۂ قرطاس کی ہیں۔ اور جن میں لکھا ہے:۔

"احرار والوں نے مسجد کے معاملہ میں مسلمانوں کی عام رائے کو ٹھکرایا۔ کیا قادیان نے اس سے بدتر کام اپنے فرقہ وارانہ عقاد کے واسطے نہیں کیا۔ کیا قادیان میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ بام کعبہ پر جب تک نصرانیت کا جھنڈا الغیب نہ ہو جائے یعنی حجاز محترم پر نصرانی سلطنت کا اقتدار جب تک نہ ہو جائے۔ اس وقت تک بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب فریضۂ حج کے ادا کرنے کا ارادہ نہ کریں گے!"

ان سطور کے ایک ایک لفظ کے متعلق ہم علے وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں۔ کہ محض افترا اور سراسر کذب ہے۔ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی یہ نہیں کہا۔ کہ جب تک نصرانیت کا جھنڈا بام کعبہ پر نصب نہ ہو جائے اس وقت تک بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج بیت اللہ کا ارادہ نہ کریں گے۔ اور نہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے خیالات کا اظہار فرمایا۔ حج کے لئے بذات خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تشریف نہ لے جانے کے متعلق ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ فریضۂ حج بعض شرائط سے مشروط ہے۔ اگر ان شرائط میں سے بعض مفقود ہوں۔ تو یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ اور ان شروط میں سے ایک راہ کا امن بھی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میسر نہ تھا۔ کیونکہ آپ کو ہندوستان و عرب کے علماء واجب القتل قرار دے چکے تھے۔ اور آپ کے خلاف عوام کو سخت مشتعل کئے ہوئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ شروط کے ماتحت آپ بذات خود حج کے لئے تشریف نہ لے گئے۔ آپ کی طرف سے حج بدل کرا دیا گیا۔ اور ہر سال خدا کے فضل سے کئی احمدی حج کے لئے جاتے اور بیت اللہ کے برکات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ان حالات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ معاصر اقدام نے جو

روزہل ماریشس میں مباہلہ

۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو روزہل کی مسجد میں ایک بڑے مجمع کے سامنے احمدیت کے ایک اشد مخالف مسمی ابراہیم ہانسا کے ساتھ میرا مباہلہ ہوا تھا۔ فریقین کے لئے دعائے مباہلہ بھی اس نے اپنے قلم سے لکھی۔ جس کی ایک کاپی اس نے اپنے پاس رکھی۔ اور ایک مجھے دی۔ فریقین نے تین تین بار خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ اور ہر دفعہ حاضرین نے آمین کہی۔ چونکہ یہ مباہلہ بہت انتظام کے ساتھ اور بڑے مجمع میں ہوا۔ اور تمام ماریشس والے اس کے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور اس کا اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ بڑا بھاری تعلق ہے۔ مجھے یہ ضروری معلوم ہوا۔ کہ تمام جماعت کو بذریعہ الفضل اس مباہلہ سے آگاہ کر دیا جائے۔ تاکہ تمام جماعت حق کی فتح کے لئے خاص طور پر خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرے مباہلہ سے قبل کئی روز تک کئی کئی گھنٹے مختلف مسائل وفات مسیح۔ ختم نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیشگوئیوں پر آپس میں مباحثہ بھی ہوا۔ فریقین کے مباہلہ کی دعا مندرجہ ذیل ہے۔

مضمون دعائے مباہلہ

از جانب حافظ جمال احمد احمدی

اسے قادر مطلق خدا! اے سچوں کی مدد کرنے والے اور جھوٹوں کو سزا دینے والے۔ میں تیرے حضور تیری ذات کی قسم کھا کر اس مجلس میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تیرا مقرر کردہ نبی اور مسیح موعود یقین کرتا ہوں۔ اور ان کی پیشگوئیوں کو من جانب اللہ یقین کرتا ہوں لیکن ابراہیم ہانسا ان کو جھوٹا اور مفتری یقین کرتا ہے۔ اسے حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے خدا اگر میں حقیقت میں تیرے نزدیک اپنے اس اعتقاد میں غلطی پر ہوں اور ابراہیم ہانسا حق پر ہے۔ تو تو مجھے آج ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء سے ایک سال تک ابراہیم ہانسا کی زندگی میں ایسی موت کی سزا دے جس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو۔ اور اگر اسے خدا میں حق پر ہوں۔ اور ابراہیم ہانسا غلطی پر ہے۔ تو تو ابراہیم ہانسا کو اسی ایک سال کے اندر میری زندگی میں ایسی موت دے۔ جس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو۔ تاکہ حق اور باطل میں فیصلہ ہو جائے میں تیرے حضور یہ بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس سال بھر کے عرصہ میں جھوٹے کو اس کی توبہ وغیرہ کوئی فائدہ نہ دے سکے۔ آمین یا رب العالمین

(دستخط حافظ جمال احمد بقلم خود)

مضمون دعائے مباہلہ

از جانب ابراہیم قاسم ہانسا

اسے قادر مطلق خدا! اے سچوں کی مدد کرنے والے اور جھوٹوں کو سزا دینے والے۔ میں تیرے حضور تیری ذات کی قسم کھا کر اس مجلس میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے نبی اللہ اور مسیح موعود ہونے کے دعوے میں جھوٹا اور مفتری یقین کرتا ہوں۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو تیری طرف سے نہیں۔ بلکہ اس کے ذاتی خیالات تصور کرتا ہوں۔ لیکن حافظ جمال احمد احمدی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور نبی اللہ یقین کرتا ہے۔ اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیوں کو من جانب اللہ قرار دیتا ہے۔ اسے حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والے خدا اگر میں تیرے نزدیک اپنے اس خیال میں غلطی پر ہوں۔ اور حافظ جمال احمد حق پر ہے۔ تو تو مجھے آج ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء سے ایک سال تک حافظ جمال احمد کی زندگی میں ایسی موت کی سزا دے۔ جس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو۔ اور اگر اسے خدا میں حق پر ہوں اور حافظ جمال احمد غلطی پر ہے۔ تو تو حافظ جمال احمد کو اسی ایک سال کے اندر میری زندگی میں ایسی موت دے۔ جس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو۔ تاکہ حق اور باطل میں فیصلہ ہو جائے۔ میں تیرے حضور یہ بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس سال بھر کے عرصہ میں جھوٹے کو اس کی توبہ وغیرہ کوئی فائدہ نہ دے سکے۔ آمین یا رب العالمین (ابراہیم ہانسا بقلم خود)

جاپان میں اشاعتِ اسلام کے متعلق بے بنیاد رپورٹیں

سٹر کے۔ اسے خورشید نے جو ایک مشہور مسلمان تاجر ہیں۔ اور حال ہی میں جاپان کے طویل سفر کے بعد کلکتہ پہنچے ہیں۔ پریس کو جو بیان اشاعت کے لئے دیا ہے۔ اس میں انہوں نے ان تمام بے بنیاد رپورٹوں کی جو آئے دن جاپان میں اشاعت اسلام کے متعلق مسلمان اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ تردید کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کچھ عرصہ سے مختلف ہندوستانی مصری اور عربی اخبارات جاپان میں تبلیغ اسلام کے متعلق بالکل بے بنیاد خبریں شائع کر رہے ہیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ ان خبروں کا موجد کون ہے۔ اور اس تمام فرضی کارروائی کے عقب میں کونسے مقاصد کارفرما ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جاپان میں کیوبے مسلم مسجد کمیٹی صرف ایک اسلامی ادارہ ہے جو اس ملک میں اسلامی معاملات کے متعلق صحیح حالات جانتا ہے۔ یہ کمیٹی آج سے دس بارہ سال قبل ہندوستان ترکی تاتاری مسلمانوں کی متحدہ کوشش سے معرض وجود میں آئی تھی۔ اس کا مقصد کیوبے میں جہاں مسلمانوں کی آبادی مقابلۃً باقی تمام شہروں سے زیادہ ہے۔ مسجد تعمیر کرنا تھا۔

کمیٹی نے اب تک نوے ہزار ین (جاپانی سکہ) جس میں نقد اور وعدے دونوں شامل ہیں۔ فراہم کرلئے ہیں۔ اور اندازہ ہے۔ کہ ۷۰ ہزار ین سے ۷۵ ہزار ین مسجد کے لئے صرف ہوں گے۔ مسجد کا سنگ بنیاد گذشتہ نومبر کو رکھا گیا تھا۔ اور اس کی افتتاحی رسم اگست میں ادا ہونے کی توقع ہے۔ مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جہاں مسلمان بچے تعلیم حاصل کریں گے۔

مسجد اور مدرسہ کے اخراجات بہم پہونچانے کے لئے کمیٹی نے ایک عمارت خریدنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس کی آمدنی اس مقصد میں صرف کی جانی مقصود تھی۔ مگر چونکہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روپیہ ناکافی تھا۔ اس لئے کیوبے میں مقیم مسلمانوں نے مزید چندے دیئے تاہم ابھی فنڈ میں کمی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے کمیٹی نے دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں عمارت مذکورہ کمیٹی کے قبضہ میں آجائے گی۔

اخبارات میں آج تک کئی ایک غلط اور گمراہ کن خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ مثلاً یہ کہ کم وبیش تمام جاپان میں اسلام پھیل گیا ہے۔ اور تمام اعلےٰ سرکاری حکام یہاں تک کہ شاہی خاندان تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہو جائے گا۔ اور یہ کہ جاپان میں ایک عظیم تبلیغی تنظیم ہے۔ جس کے ماتحت اسلامی لٹریچر جاپانی زبان میں ترجمہ ہو کر شائع ہوتا ہے۔ اور عوام الناس میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ عربی زبان تمام جاپانی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ وغیرہ ان جھوٹے اور بے بنیاد بیانات کی تردید لازمی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی تک بہت تھوڑے جاپانی لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی کسی تبلیغی انجمن کی سرگرمیوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بعض لوگوں کے انفرادی اثر سے یہاں کوئی اسلامی تبلیغی سوسائٹی نہیں ہے۔ صرف نماز کے متعلق ایک دو کتابیں حال ہی میں چند افراد نے شائع کرائی ہیں۔ اور جو بہت محدود دائرے میں تقسیم کی گئی ہیں عربی زبان سکولوں میں قطعاً نہیں پڑھائی جاتی۔ حکومت جاپان تاحال سرکاری طور پر بدھ مت اور عیسائیت ہی کو دنیا کے دو مذہب تسلیم کرتی ہے۔ مسجد کمیٹی اس امر کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ مذہب اسلام کو بھی جاپان میں سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے۔

"الفضل" اسلامی دنیا یہ سنکر خوش ہوگی کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے جاپان میں بھی اپنا تبلیغی مشن قائم کر دیا ہے۔ جس کے انچارج ایک تجربہ کار ہوشمند اور مخلص نوجوان ہیں۔ اور وہ تبلیغی انتظام تمام اصل خوش اسلوبی سے کر رہے ہیں۔

ولایتی اخبارات کے دلچسپ معلومات

ناظرین اخبار کے معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ذیل میں بعض ولایتی اخبارات کے دلچسپ مضامین کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:-

فضائی تارپیڈو اور برقی توپ

ایک فضائی تارپیڈو جس کی وسعت ضرب پانچسو میل ہوگی- اور ایک مشین گن جو ایک منٹ میں پانچ ہزار راؤنڈ چلائیگی- حال ہی میں لنڈن کے ایک آدمی نے ایجاد کی ہے موجد کا دعویٰ ہے- کہ اگر حکومت ان کو استعمال میں لائے تو جدید طرز جنگ میں ایک انقلاب برپا ہو جائیگا- موجد کا نام ہوارڈ- ڈبلیو ایلن ہے- جس نے دوران جنگ عظیم میں لیوس گن سیکشن میں کام کیا- وہ دس سال سے توپوں اور بندوقوں کا مطالعہ کر رہا ہے- مسٹر ایلن انجینئر ہے- اور اس نے کئی ایک اپنی ایجادات کو اپنے نام پر پیٹنٹ کرایا ہے-

اس نے ایک اخبار کے نامہ نگار کو اپنے مکان واقعہ ساؤتھ فیلڈ فورڈ ہارک ڈبلیو میں اپنا فضائی تارپیڈو دکھاتے ہوئے کہا- کہ میں ان اختراعات کو اپنے نام پر پیٹنٹ نہیں کراؤنگا- کیونکہ مجھے اس کا تلخ تجربہ ہے- بد دیانت لوگ بغیر حقوق پر تجاوز کرنے کے ایجاد کے بنیادی اصول کا سرقہ کر لیتے ہیں- مجھے امید ہے- کہ حکومت میری ان ایجادات کو خرید لے گی- اور جنگ کی صورت میں انکو خود بنا کر استعمال میں لائے گی-

مسٹر ایلن کے راستے میں دو موانع ہیں- ایک سرمایہ کی کمی جس کی وجہ سے وہ اپنی ایجادات کے نمونے تیار نہیں کر سکتا- اور دوسرے یہ خدشہ ہے کہ مبادا کوئی انکے اسرار و رموز معلوم کرلے وہ حقیقی اختلاف جو موجد کی ایجاد کو Small Plane سے ممتاز کرتی ہے- چلانے کی ترکیب ہے- اس کی تارپیڈو پرواز کی ابتدائی منزلوں میں گول ہوتی ہے جو اپنی رفتار اور بلندی کو اپنی قوت سے قائم رکھتی ہے- یہ ایجاد سادہ اور اپنے عمل میں تیر بہدف ہے- پانچسو میل کے دائرے کے اندر کسی ایک جگہ بمب گرا سکتی ہے- یہ ایجاد بقول موجد سترہ فٹ لمبی ہے- اور فی گھنٹہ تین سو میل سے زیادہ رفتار پر جا سکتی ہے- اور جب یہ اپنے نشانے پر لگتی ہے- تو بہت تباہ کن ہے

مسٹر ایلن کا دعویٰ ہے- کہ اس کی ایجاد کردہ مشین گن حال کی مشین گنوں سے رفتار اور اثر میں دس گنا زیادہ ہے- موجودہ مشین گنیں ایک منٹ میں چھ سو راؤنڈ چلا سکتی ہیں- حالانکہ اس کی مشین گن کم از کم پانچ ہزار راؤنڈ چلا سکتی ہے- اور اس میں یہ صلاحیت ہے- کہ اس سے بھی زیادہ سرعت اور اثر سے عمل کر سکے:- (اخبار میل- ۷ جولائی)

فلسطین کی ترقی

فلسطین کی تاریخی ارض مقدس میں یہودی نقطۂ نظر سے جو ترقیات ہوئی ہیں- ان کو ذیل کی چند سطور میں انگریزی سے اردو لباس میں پیش کیا جاتا ہے- تا دنیا کو اسلام کے ظل رحمت میں لانے والی قوم یعنی احمدی تیاری کریں کہ اسرائیل بیت المقدس کے قریب اس لئے لایا جا رہا ہے- تا اسمٰعیل کا مذہب دونوں بھائیوں کو ایک کر دے-

فلسطین نے جس حیرت خیز سرعت کے ساتھ ترقی کی ہے- اس کی نظیر نہیں اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے- ابھی کل کی بات ہے کہ یہ مقام دنیوی لحاظ سے محض گمنام تھا- مگر جنگ عظیم کے بعد ترقیات کچھ ایسی مسلسل ہوئی ہیں- کہ اب اس پر ایک نئی دنیا کا شبہ ہوتا ہے نہ صرف اقتصادی پہلو ہی پیش پیش ہے- بلکہ تمدنی اور اخلاقی لحاظ سے بھی ایک با اثر حیثیت کا مالک ہے اس کی تمدنی پیش قدمی کا اندازہ حیفہ اور تیل الکبیو کی موجودہ آبادی سے ہو سکتا ہے اول الذکر شہر کی آبادی سولہ برس قبل ۲۵۰۰۰ تھی- مگر آج ۱۰۰۰۰۰ سے بھی اوپر ہے- نہایت خوبصورت عمارات شمالاً جنوباً ایکر اور شادان کی طرف بڑھ رہی ہیں- اور موجودہ تہذیب کے تمام تزئین کے سامانوں سے اُسے آراستہ کیا گیا ہے- یہی حال آخر الذکر شہر کا ہے تیل الکبیو جافا کا مضافات ہے- جس کی آبادی ۱۹۳۱ء میں ۴۶۰۰۰ تھی- جو اب ۱۰۰۰۰۰ سے بھی تجاوز کر چکی ہے- اسی شہر کے کسی باغ میں باب اور عبد البہا کی قبریں ہیں- جن پر ہر اتوار کو اجتماع ہوتا ہے-

اس علاقہ میں اکثر نو آبادیاں جرمن سے جلاوطن کئے ہوئے یہودیوں کی ہیں یہ لوگ اقتصادی طور پر سب سے زیادہ مضبوط ہیں- اور اس لئے خوف ظاہر کیا جا رہا ہے- کہ ان کی خود غرضانہ قوم پرستی کے سبب عربوں کی ہستی کو ضعف پہونچیگا مگر اس کے تدارک کے لئے کوشش کی جا رہی ہے-

فلسطین اب یہودیوں کا "قومی گھر" بن رہا ہے- اور آئندہ نسل کی تربیت ان اصول پر ہو رہی ہے- کہ کچھ بعید نہیں- کہ یہ لوگ حسن اخلاق اور بہتر دستور العمل سے اپنی سابقہ بدنامی کو مٹا دیں- اور مہذب قوموں میں اپنی عزت پیدا کرلیں- اس مقصد کے لئے ان کے چھوٹے بڑے جوان اور بوڑھے سرگرم عمل نظر آتے ہیں- روپیہ کمانے میں تو یہ لوگ پہلے ہی مشہور ہیں- اس روایت کو انہوں نے یہاں بھی قائم رکھا ہے- زراعت اور تجارت کو کمال فروغ دیا ہے- مگر عجیب تر بات یہ ہے- کہ آئندہ نسل بخل سے پاک نظر آتی ہے- جوان مرد و عورت اپنی صحت اور آرام کے لئے اس قدر خرچ کرتے ہیں جس کا خواب بھی کسی یہودی کو نہ آیا ہوگا- لباس خوش وضع ہیں- ملنساری کی عادت کو عروج دیا جا رہا ہے- اور مہذب بننے کے لئے تمام لوگ جدوجہد کر رہے ہیں- ان امور کے پیش نظر یہ قرین قیاس ہے- کہ شائی لاک کی روایات اس نسل سے مستقبل قریب میں محو ہو جائینگی:-

مصنوعی زندگی

سائنس کا قدم روز بروز نئے میدان تلاش کر رہا ہے- اور اس کی بدولت وہ آلات منصۂ شہود پر آ رہے ہیں- جو نہ کبھی دیکھے- اور نہ کبھی سُنے- حال ہی میں نیویارک سے خبر آئی ہے- کہ ڈاکٹر الیکس اور چارلس پلنڈبرگ نے ایک ایسا بکس تیار کیا ہے- جس میں کسی مردہ جانور کا کوئی عضو دنوں تک زندہ رکھا جا سکتا ہے- دل کے متعلق تو عام علم تھا- کہ موت کے بعد بھی ۲۴ گھنٹے تک زندہ رکھا جا سکتا ہے- اور اس کا تو اکثر لوگوں نے مینڈک پر تجربہ بھی کیا ہوگا- کہ اس کے دل کو اگر علیحدہ کرکے خون سے سیراب کیا جائے- تو وہ ۲۴ گھنٹے تک متحرک رہتا ہے- مگر ڈاکٹران موصوف نے دو طرح پر اس میں ترمیم کی ہے- ایک تو یہ کہ بجائے ۲۴ گھنٹے کے اب بیس دن تک کسی عضو کو زندہ رکھا جا سکتا ہے- اور دوم یہ کہ دل کی خصوصیت نہیں- بلکہ جگر وغیرہ بھی اس عمل سے باہر نہیں- ان کے بکس میں یہ خصوصیت ہے- کہ اس میں جراثیم نفوذ نہیں کر سکتے- سائنس کی گو یہ ترقی حیران کن ہے- مگر زندگی کے بھید کو بے نقاب کرنے سے قاصر ہے- وہ ابدی راز جس طرح پہلے مستور تھا- ویسے ہی اب بھی پس پردہ ہے:-

اندھے بھی پڑھ سکتے ہیں

اخبار "سنڈے ایکسپریس" نے ایک خبر شائع کی ہے- جس میں ایک ایسی ایجاد کا ذکر ہے- جس کے ذریعہ اندھے بھی کتابوں کی تحریریں بخوبی پڑھ سکتے ہیں- لکھا ہے- یوکرین (روس) کی جمہوری سلطنت کیو کی انسٹی ٹیوٹ آف فزکس میں ایک میکنیکل آنکھ ایجاد ہوئی ہے- جس سے اندھے بھی عام مطبوعات کو پڑھ سکتے ہیں یہ ایک خاص قسم کی خورد بین اور عکسی بجلی کی بیٹری جسے انگریزی میں Photo Electric Cell کہتے ہیں پر مشتمل ہے- جو حروف تہجی کے مختلف الفاظ کیلئے مختلف قسم کی برقی حیات پیدا کرتی ہے- یہ برقی حیات پھر آلہ جہیر الصوت کے ذریعہ جو کانوں سے لگا رہتا ہے- دماغ تک پہنچا دی جاتی ہیں- اور اس طرح انسان حرفوں کو شناخت کرتا چلا جاتا ہے تجربات سے ثابت ہے- کہ اوسط درجہ کی ذہانت رکھنے والے نابینا تھوڑی سے تربیت

احراری لیڈروں کی اسلام فروشی پر "مسلم گزٹ" کلکتہ کا تبصرہ

اخبار "مسلم گزٹ" کلکتہ نے اپنی ۴ر اگست ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں حسب ذیل مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے۔

شہید گنج کی مسجد کی شورش تقریباً فرو ہو چکی ہے اور مسلمان احراریوں کے ہاتھوں کلیجہ پر صبر کی سِل رکھ کر خاموش ہو بیٹھے۔ شہید گنج کی تحریک کو ایک طرف تو حکومت کے پریس افسروں اور سنسروں نے دبا دیا ہے اور دوسری طرف مجلس احرار کی قانونی موشگافیوں نے اس کا گلا گھونٹ ڈالا ہے حکومت نہیں چاہتی کہ یہ مسئلہ اخبارات میں اچھالا جائے۔ آئے دن حکومت کے تنبیہی احکام اور امتناعی مراسلات پہنچا کرتے ہیں اور اخبار والوں کی کم و بیش گوشمالی کر دی جاتی ہے۔ اس کے باوجود پبلک جذبات اور امن عامہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم مجبور ہیں کہ صحیح حالات سے پبلک اور حکومت دونوں کو باخبر رکھیں۔ اور اپنی صحیح رائے عالم آشکارا کر دیں۔

احراریوں کی گذشتہ خدمات ہمارے پیش نظر ہیں۔ اور ہم انہیں قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ گذشتہ خدمات کی بنا پر احراریوں کے موجودہ جمود و سکوت کو بھی مسلمان سراہنے لگیں۔ اور ان کے ہر غلط سے غلط اور لغو سے لغو اقدام پر آنکھ بند کئے چلنا شروع کر دیں۔

تعجب تو یہ ہے کہ احرار اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ شہید گنج کے علاقہ میں ایک مسجد تھی۔ جس پر سکھوں نے اپنے زمانہ حکومت میں غاصبانہ طور پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور وہی قبضہ تاحال ان کے ہاتھوں میں بدستور قائم ہے۔ اور پھر وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسجد نہیں ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ کیا مسلمان اس مسجد کی واپسی کا مطالبہ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ ؟ کیا مدت مدید تک سکھوں کے غاصبانہ قبضہ کی وجہ سے مسلمانوں سے مسجد سے متعلق جملہ حقوق سوخت ہو جاتے ہیں۔ یا باقی رہتے ہیں۔

پہلے تو ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس باب میں شریعت اسلامیہ کا فیصلہ کیا ہے؟ اور اس کے بعد اس چیز پر غور کریں گے کہ انگریزی حکومت کا قانون کیا کہتا ہے؟

مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری اسلامی تاریخ سے بے بہرہ نہیں ہیں۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ شریف فتح مکہ سے پہلے خانہ خدا تھا یا بت خانہ تھا؟ کیا آغاز نبوت کے دور میں اسی حرم محترم میں صنم یا بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی اگر حرم محترم میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی تو پھر مسلمانوں کو کیا حق حاصل تھا کہ بت خانہ کو توڑ کر مسجد بنا دیں؟ اور اگر وہ بت خانہ نہیں تھا تو ہم مولوی صاحب سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ کتب تاریخ کا از سر نو مطالعہ فرمائیں اور دیکھیں کہ مسلمان اور غیر مسلم مؤرخ اس باب میں کیا کہتے ہیں؟

ہم کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو پورا پورا قانونی اور اخلاقی حق حاصل تھا۔ کہ بت خانہ کو توڑ کر مسجد بنا لیں۔ اور یہ اس لئے کہ حرم محترم فی الحقیقت بت خانہ نہ تھا مسجد تھی وہ مسجد جس کی بنیاد ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ سچے اور سیدھے مسلمان تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بنابریں مسلمانوں کو حق تھا۔ کہ بت خانہ کو توڑ ڈالتے اور مسجد بنا دیتے۔ یہی حال مسجد شہید گنج کا ہے اگر ڈیڑھ یا دو سو برس سے سکھوں نے مسجد پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور اسے گوردوارہ بنا دیا ہے۔ جب بھی مسلمانوں کو حق پہنچتا ہے کہ گوردوارہ کو گرا دیں اور اسی جگہ پر مسجد بنا دیں۔ کہ فی الحقیقت وہ جگہ گوردوارہ کی جگہ نہیں ہے۔ مسجد کی جگہ ہے۔

اس یثربی اور مصطفائی فیصلہ کے بعد ہم انگریزی فیصلہ پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں کہ اس باب میں انگریزی قانون کیا کہتا ہے؟ احراریوں نے شور مچا رکھا ہے۔ کہ انگریزی قانون سکھوں کی موافقت میں ہے اور مسلمانوں کی "قانونی پوزیشن" نہایت کمزور ہے ہم اس رائے سے متفق نہیں۔ کہ مسلمانوں کی "قانونی پوزیشن" یا کوئی اور معقول اور مضبوط پوزیشن کمزور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ متعلق ہمیں مسجد کے اس قضیۂ نامرضیہ کے قانونی حالات کا کماحقہ علم نہیں ہے۔ مگر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ گوردوارہ پنچایت کمیٹی یا پنجاب ہائی کورٹ کا فیصلہ انگریزی قانون کی نظر میں کسی معاملہ کی آخری صورت نہیں ہو سکتا۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ پریوی کونسل کا فیصلہ ملک معظم منسوخ کر سکتے ہیں۔ البتہ ملک معظم کا فیصلہ انگریزی قانون کے سلسلہ کی آخری کڑی ہے کہ جس کی اپیل نہیں ہو سکتی

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس باب میں عام انگریزی قانون کا نقطہ نظر کیا ہے؟ یہ چیز ہمیں آنجہانی ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے شاہی فرمان میں صاف لفظوں میں لکھی ہوئی نظر آتی ہے۔ ملکہ معظمہ کا شاہی فرمان وہ عظیم المرتبت فرمان ہے۔ کہ جس کا ہر ایک انگریز شہنشاہ تخت نشینی کے وقت اعادہ کرتا ہے۔ اور اس فرمان کو اپنے زمانہ حکومت کے لئے ایک مستقل مشعل ہدایت قرار دیتا ہے۔ اس فرمان میں صاف طور پر ہندوستانی رعایا کو مذہبی آزادی عطا کی گئی ہے۔ اور حکومت کے افسروں اور عہدہ داروں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ مساجد و معابد کے معاملہ میں داخل اندازی نہ کریں۔

جب یہ صورت حال ہے اور جب کہ احراری اس بات کے مقر ہیں۔ کہ شہید گنج کے گوردوارہ کی متنازعہ فیہ عمارت (جس نے اب زمین کی صورت اختیار کر لی ہے۔) کسی زمانہ میں مسجد تھی۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ تھی۔ تو پھر مسلمانوں کی پوزیشن کیونکر قانونی طور پر کمزور قرار دی جا سکتی ہے۔ مسلمان سکھوں کی زمین پر سکھوں کی جائداد پر تو قبضہ کرنا نہیں چاہتے۔ وہ تو اپنی مسجد کی عمارت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس پر سکھوں نے مدت مدید سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جب قانون کی یہ صورت حال ہے۔ اور جب اس صورت حال کو احرار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ مسلمانوں کی قانونی پوزیشن کو بری طرح ٹھکرائیں۔ اور سکھوں کی موافقت میں رطب اللسان ہو جائیں۔

رہ گئی انگریزی قانون کی یہ صورت کہ اگر کسی شخص کی جائداد پر کوئی دوسرا شخص مدت مدید تک قابض رہے۔ تو وہ جائداد از روئے قانون اسی شخص کی قرار دی جاتی ہے۔ جس کے قبضہ میں وہ جائداد ہے۔ تو یہ قانون انفرادی ملکیتوں کے حق میں درست ہو سکتا ہے۔ مگر مساجد و معابد کسی شخص واحد کی ملکیت نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تمام مسلمانوں کی متحدہ جمعیت کی بھی ملکیت نہیں ہیں۔ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ اور دنیائے اسلام کے تمام مسلمان ان کے محافظ اور خدمت گذار ہیں۔ اور خود مسلمانوں کی جمعیت بھی ان کی مالک اور مولیٰ قرار نہیں دی جا سکتی وہ صرف اللہ کے گھروں کے دربان جاروب کش اور خدمت گذار کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

بنابریں ہم مجلس احرار کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے غلط رویہ پر نظر ثانی کریں اور دین کے کاموں کو الیکشن اور ووٹ کی دنیاوی آلائشوں سے ملوث نہ کریں وما علینا الا البلاغ۔"

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار "احسان" کے نامہ نگار پیر وہی نے شائع کرایا ہے۔ کہ اخبار الفضل میں میری طرف سے یہ چھپا ہے۔ کہ ڈاکٹر شریف الدین صاحب نے منگاوڈی میں مناظرے نہیں کئے بلکہ میں نے کئے ہیں۔ حالانکہ الفضل کی کسی اشاعت میں میرے نام سے ایسی کوئی رپورٹ شائع نہیں ہوئی۔ البتہ الفضل نے غلط فہمی کی بنا پر یہ لکھا۔ کہ منگاوڈی میں خاکسار نے مناظرے کئے۔ حالانکہ مناظرے تین مضمونوں پر ہوئے۔ اور وہ ڈاکٹر صاحب نے کئے تھے۔ خاکسار:۔ مبارک احمد از کمپالہ

احراریوں کی انبالہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزیاں

مولوی حبیب الرحمٰن کی تقریر

ایک احراری ٹولہ جو حبیب الرحمٰن - عطاء اللہ بخاری اور حسام الدین پر مشتمل ہے مختلف شہروں کی خاک چھانتا ۱۰ اگست کو انبالہ شہر پہنچا - اور ۱۰ و ۱۱ رکو بوقت شب دو مختلف مقامات پر تقریریں کیں۔

۱۰ اگست اولاً حبیب الرحمٰن نے تقریر کی جس میں اس نے پبلک کو دھوکا دینے اور اسے تاریکی میں رکھنے کی غرض سے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے چنانچہ کہا - مسلمانو! تمہاری گری ہوئی حالت کا واحد علاج مجلس احرار ہے۔ تم کثرت سے اس کے ممبر بنو۔ چندے دو۔ بلا وجہ اپنے لیڈروں پر بدظنی نہ کرو۔ تمام ہندوستان میں احرار چھاؤنیاں قائم کردو - ہفتہ میں ایک دفعہ فوجی پریڈ کرو اپنے اندر اپنے لیڈر کی اطاعت اور فرمانبرداری کی روح پیدا کرو - میں تمہارے خالی نعروں سے خوش نہیں ہو سکتا - میں چاہتا ہوں کہ جب میں تم کو حکم دوں کہ چلو تو تم چلو - جب کہوں کہ لڑو تو تم لڑو - اور جب میں حکم دوں کہ بس تو تم فوراً رک جاؤ - جب یہ بات تم میں پیدا ہو جائے گی تو پھر دیکھنا میں تمہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہوں - کراچی اور لاہور کے واقعات سے تم کچھ سبق سیکھو - تم ایک مسجد کا رونا رو رہے ہو میں مسلمانوں کے خون کا رونا رو رہا ہوں - میں ایک مسجد کے مقابلہ میں ایک مسلمان کے خون کے ایک قطرے کی قیمت کو زیادہ سمجھتا ہوں - فکر نہ کرو - اگر مسجد چلی گئی - اس جگہ پر خواہ کوئی عمارت تعمیر ہو جائے - پھر بھی یہ مسجد ہی رہے گی - مجھ میں طاقت آئی تو فوراً سکھوں سے لے لوں گا سکھ خود بخود ہاتھ جوڑیں گے - اور کہیں گے کہ مہاراج ہم سے غلطی ہو گئی لو اپنی مسجد سنبھالو ایک وقت تھا کہ ہم دہلی کے لال قلعے میں بیٹھ کر دنیا کی قسمت کا فیصلہ کیا کرتے تھے مگر اب ہم اس قلعے کی موتی مسجد میں نماز بھی نہیں پڑھ سکتے - انشاء اللہ میں مسلمانوں کو اس مسجد میں بھی نماز پڑھا دوں گا - ہم میں سے ہر ایک مصطفیٰ کمال - ہٹلر اور مسولینی ہے - جب یہ اشخاص اتنی طاقت حاصل کر سکتے ہیں تو کیا ہم ان جیسے انسان نہیں۔ مسجد شہید گنج کے مسمار ہونے سے قبل ہی ہمیں اس کا علم تھا کہ ایسا ہوگا - ہم بے خبر نہیں تھے - ہم دیکھ رہے تھے کہ ظفر اللہ خاں شملہ سے چار دفعہ لاہور آیا اور مرزا محمود نے سکھوں کو گوردوارہ کی تعمیر میں پانچ سو روپیہ دیا - آخر کوئی بات ہی تھی - معلوم ہو گیا - مسلمانو! کہ یہ مسجد کس کی سازش سے گری - ہاں میں دشمن کی اس ہوشیاری اور چالاکی کی تعریف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا - اس نے جب دیکھا کہ احرار قادیان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں تو اس نے سوچا کہ ان کی توجہ کسی دوسری طرف پھیر دو - چنانچہ فوراً سازش کر کے یہ واقعہ کرا دیا - بعض لوگ مجھ سے سوال کیا کرتے ہیں کہ کیا تمہاری کوشش سے مرزائیت مٹ جائے گی - میں ان کو یہی جواب دیتا ہوں کہ نہیں - بھلا کبھی کفر مٹا ہے؟ کیا سورج کی روشنی میں غاروں سے ظلمت دور ہو جاتی ہے؟ ہرگز نہیں - مگر گورنمنٹ کان کھول کر سن لے مرزائی ایک تنکے کے برابر ہیں - اگر اس نے اس تنکے کا ساتھ دیا تو یہ اس کو بھی لے ڈوبے گا۔

سید عطاء اللہ کی تقریر

مولوی حبیب الرحمٰن کے بعد عطاء اللہ بڑے ناز و ادا سے تقریر کرنے کھڑا ہوا - اس نے کہا۔

میرا ارادہ تو ختم نبوت کے متعلق مفصل تقریر کرنے کا تھا - مگر چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے - اس لئے میں مختصر کچھ عرض کر دیتا ہوں - اللہ تعالےٰ نے مجھے اجرائے نبوت کے عقیدے کو پاش پاش کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے - جلسہ قادیان میں میں نے صدارت کی - بھلا میں عرب سید سادہ بدو - میں کیا جانوں ضابطہ فوجداری - میرے دل میں جو کچھ قادیانی نبوت کے متعلق تھا میں نے دل کھول کر کہا - اور کوئی حسرت دل میں باقی نہ چھوڑی - آخر تبھی پتہ چلا کہ فلاں دفعہ کے ماتحت آگیا ہوں - بس پھر کیا تھا - خدا نے مسٹر کھوسلہ کے دل میں صداقت ڈالی - اور مجھے صرف پندرہ منٹ کمرہ عدالت میں بیٹھنا پڑا - اس سزا میں میرے ساتھی بھی شریک ہوئے یہاں تک کہ کھوسلہ بھی شریک رہا - یہ کمرہ جہاں مجھے بیٹھنا پڑا - ایک عجیب کمرہ تھا - ایسا کمرہ کبھی میرے باپ دادا پڑدادا نے بھی نہ دیکھا ہوگا - اس میں کئی بجلی کے پنکھے - کئی قسم کے گدے اور گدیلے - میں کبھی اس گدیلے پر اور کبھی اس پر بیٹھتا - ہر ایک گدیلے کا خوب مزا لیا آخر ۱۲ بجے اٹھ کر یار دوستوں کے ساتھ ہنسی خوشی چلا آیا۔

شیخ حسام الدین کی تقریر

دوسرے روز اولاً حسام الدین نے تقریر کی - جس میں کہا۔

قادیان سے ایک پٹواری کو جو مختاری کے امتحان میں فیل ہو چکا تھا - عیسائیت نے اسلام کی بیخ کنی کے لئے اور اسلام کی مرکزیت پر حملہ کرنے کی غرض سے کھڑا کیا - اس حملے کے کئی پہلو ہیں - اول جہاد کو منسوخ قرار دیا دوم کہا جو حکومت کا وفادار نہیں وہ مجھ سے نہیں - تمہاری عزت جائے - مال جائے - جان جائے - مذہب جائے - سب کچھ جائے مگر حکومت کے وفادار رہو - مرزا نے اسلام سے غداری کی - اور حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد کی - سکھ ہمارے اور ہم سکھوں کے - کیونکہ ہمارا اور سکھوں کا آزادی کے سلسلہ میں اشتراک عمل ہے مگر مرزائی جماعت آزادی کی دشمن ہے اس کے بعد کشمیر کے معاملہ چھڑ گیا - غرضیکہ اسی طرح ہم مصروف رہے - اب فرصت ملی ہے - انگریزوں کو ہندوستان سے اگر مٹانا ہو تو پہلے مرزائیت کو مٹا دو۔

سید عطاء اللہ کی بدزبانی:- حسام الدین کے بعد عطاء اللہ نے تقریر کی - جس میں سوائے بدزبانی اور گندہ دہانی کے اور کچھ نہیں تھا - چونکہ یہ بدزبانی نہایت فحش اور ناقابل برداشت ہے

نوٹس

ناظرین کو یاد ہوگا - کہ مورخہ - ۸/۸/۳۵ کو ۴ ڈاؤن فرنٹیئر میل کے ایک زنانہ انٹر کلاس کمرہ سے ٹرنک متقفل معمولہ ٹکڑہ ہائے نعش جو غالباً کسی ہندو عورت کی تھی - برآمد ہوئی تھی - اس نعش کے متعلق تفتیش جاری ہے - اور اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر ریلوے پولیس پنجاب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ نہایت مشکور ہونگے اگر وہ مستورات جنہوں نے ٹرین مذکور پر زنانہ کمرہ میں سفر کیا تھا - بذریعہ ڈاک دفتر ریلوے پولیس پنجاب لاہور میں اس امر کی اطلاع دیویں - یقیناً ان کو کوئی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی -

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۵ اگست۔ سر باسل بلیکٹ جو ۱۹۲۲ء سے لیکر ۱۹۲۸ء تک گورنمنٹ آف انڈیا کے فنانس ممبر رہے ہیں۔ آج ایک حادثہ موٹر کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ آپ بنک آف انگلینڈ اور بڑی بڑی کمپنیوں کے ڈائرکٹر تھے۔

دھن باد ۱۵ اگست۔ آج زلزلہ کے نہایت شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ زلزلہ کے ساتھ گڑگڑاہٹ کی آواز بھی سنائی دی۔ لوگ گھروں سے باہر نکل بھاگے۔

کومیلا ۱۵ اگست۔ کثرت بارش کی وجہ سے دو سوریا کے نزدیک دریا کے گومتی کا کنارہ ٹوٹ گیا۔ اور پندرہ دیہات میں سیلاب آگیا۔ تمام فصلیں ڈوب گئی ہیں۔ لیکن نقصانِ جان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

پٹنہ ۱۵ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی محمد شفیع داؤدی اب اسمبلی کے ممبر نہیں رہے۔

سری نگر ۱۳ اگست۔ دربار کشمیر نے ان تمام سکھ قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ جنہیں سوپور کے دھرمسالہ کے متعلق ایجی ٹیشن کرنے اور جتھوں کی صورت میں وہاں جا کر دھرمسالہ پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں سزائے قید دی گئی تھی۔ اس وقت صرف دو سکھ قید ہیں۔ جنہیں اس لئے رہا نہیں کیا گیا۔ کہ انہیں مہاراجہ صاحب کے خلاف معاندانہ تقریریں کرنے کے جرم میں سزا دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکردہ سکھوں نے دربار کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ آئندہ کوئی ایسی ایجی ٹیشن نہیں کرینگے۔ جس سے کسی قسم کی قانون شکنی کا احتمال ہو۔

پشاور ۱۴ اگست۔ افغانستان کے یوم آزادی میں جو اگلے جمعہ سے شروع ہوگا۔ شریک ہونے کے لئے اس دفعہ ہندوستان سے بہت سے لوگ کابل گئے ہیں۔ میچوں میں شامل ہونے کے لئے تین ٹیمیں بھی گئی ہیں۔ دو فٹ بال کی اور ایک ہاکی کی۔

لاہور ۱۵ اگست۔ پنجاب مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل امور کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ (۱) مسجد شہید گنج کی مسماری اور اس سے پہلے کے تمام واقعات کی دریافت (۲) مسجد شہید گنج کی مسماری کے نتائج (۳) ۲۰۔ ۲۱ اور ۲۲ جولائی کے گولی چلنے کے واقعات۔ اس کی وجوہات کیا تھیں۔ گولی کا چلانا جائز تھا۔ کیا گولی ضرورت کے مطابق چلائی گئی۔ یا ضرورت سے زیادہ۔ گولی کس طریق سے چلائی گئی۔ اور اس سے کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے کمیٹی کے سامنے شہادتیں ہر روز ۴ بجے شام سے ۶ بجے شام تک ہوا کریں گی۔ تحقیقات ختم ہونے پر کمیٹی ضروری کارروائی کے لئے پنجاب مسلم لیگ کو رپورٹ کریگی

لاہور ۱۵ اگست۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس کری کے روبرو دیوان رام لال گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے سب جج کے اس حکم کے خلاف درخواست نگرانی کی جس کے رو سے سب جج مذکور نے رائے بہادر لالہ شنکر داس ایگزیکٹو آفیسر کی تنخواہ وغیرہ کی ادائگی کے سلسلہ میں لاہور میونسپل کمیٹی کے خلاف مستقل حکم امتناعی صادر کر رکھا تھا۔ فاضل جج نے درخواست داخل کر لی۔ اور تا فیصلہ درخواست سب جج کے حکم امتناعی کو روک دیا۔

مالیر کوٹلہ ۱۳ اگست۔ آج صبح ساڑھے سات بجے خان بہادر مہدی زمان خان مالیر کوٹلہ پہونچ گئے۔ آپ نے آتے ہی بذریعہ موٹر تمام بازاروں کا معائنہ کیا۔ پھر سرکاری دفاتر دیکھے۔ ازاں بعد مسلم لیڈروں سے ملاقات کی۔

اوٹاوہ ۱۵ اگست۔ کینیڈا کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ اور عام انتخابات کے لئے ۱۴ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے

لنڈن ۱۳ اگست۔ چاندی کی خرید کے متعلق امریکہ کی پالیسی کی یکلخت تبدیلی سے لنڈن میں بہت گھبراہٹ کا اظہار کیا گیا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر آج چاندی کے نرخ بہت گر گئے ہیں۔ یہ توقع کی جا رہی تھی۔ کہ امریکہ چاندی کی خرید جاری رکھے گا۔ مگر آج امریکہ نے ان توقعات پر پانی پھیر دیا۔ اس نے چاندی خریدی۔ مگر بہت کم نرخوں پر۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ ڈومینین آفس نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے کامن ویلتھ آف آسٹریلیا میں ہائی کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ہائی کمشنر کے فرائض وہی ہونگے۔ جو کینیڈا اور جنوبی افریقہ میں ہائی کمشنر کے ہوتے ہیں:

نئی دہلی ۱۵ اگست۔ مسٹر ایس ایم۔ بیٹی جو پنجاب پولیس سے ریٹائر ہو کر یہاں رہنے لگ گئے تھے۔ مالیر کوٹلہ روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ کو ریاست کی صورت حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس کا انسپکٹر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

شملہ ۱۵ اگست۔ مہاراجہ نیپال سے ہندو مہاسبھا کے آئندہ اجلاس کی جو پونہ میں کرسمس کے ایام میں منعقد ہوگا۔ صدارت قبول کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۵ اگست۔ مسٹر گردھاری لال چوہدری اسمبلی کی اس نشست کے لئے امیدوار کھڑے ہونگے۔ جو لالہ فقیر چند اگروال کی موت سے خالی ہوئی ہے۔

بمبئی ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بنک آف انڈیا کی نئی اکاؤنٹ بکس کھولنے کے لئے بنک آف انگلینڈ سے ایک سپیشل افسر چھ ماہ کے لئے ہندوستان آرہا ہے:

لاہور ۱۵ اگست۔ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد اور لاہور میں سکھ مسلم کشیدگی کے سلسلہ میں گورنمنٹ کو جو غیر متوقع اخراجات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی وجہ سے بجٹ کو متوازن کرنے کا کام امسال بہت مشکل ہو جائے گا۔

پٹنہ ۱۵ اگست۔ متھرا اور ملہوری سے آمدہ تاریں مظہر ہیں۔ کہ شہر فتوا کے بازار میں سیلاب داخل ہو گیا ہے۔ اور ملہوری شہر بھی خطرہ میں ہے۔ ڈویژنل کمشنر سیلاب زدہ علاقہ کو روانہ ہو گئے ہیں

لدھیانہ ۱۵ اگست۔ ضلع لدھیانہ کے مختلف دیہات سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جگراؤں اور گرد و نواح کے چند دیہات کو بارش اور سیلاب سے سخت نقصان پہونچا ہے۔ متواتر دو دن بارش ہوتی رہی اندازاً ۹ انچ بارش ہوئی۔ بہت سے مکانات گر گئے۔ چند اشخاص کو ملبہ کے نیچے سے نکالنا پڑا۔ ایک بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے شہر میں سیلاب آگیا۔ شہر کے نچلے حصہ میں کمر کمر تک پانی ہے۔ چند نزدیک کے گاؤں بھی پانی سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور شہر اور ان کے درمیان آمد و رفت بند ہے۔

شملہ ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ زراعتی مزدوروں اور کسانوں کی ساؤتھ انڈین فیڈریشن جو گذشتہ اپریل میں بنی تھی۔ ایک مظاہرہ کا انتظام کر رہی ہے۔ جب ماہ اکتوبر میں صدر انڈین نیشنل کانگرس آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ کے سلسلہ میں وہاں جائینگے۔ تو صوبہ کے مختلف حصوں سے چھ ہزار کسان اور مزدوران کے پاس حاضر ہونگے۔ اور اپنے کم از کم مطالبات کے متعلق ایک چارٹر پیش کرینگے:

امرتسر ۱۴ اگست۔ پیر غلام جیلانی وثیقہ نویس نے جسے قیصری باغ کے جلسہ میں احراریوں نے زد و کوب کیا تھا۔ مجلس احرار کے چند کارکنوں کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ دوسری طرف مجلس احرار کے ان چند رضاکاروں نے جنہیں کٹڑہ کرم سنگھ کی طرف اشتہار لگاتے اور مجلس احرار کے جلسہ کی منادی کرتے ہوئے زد و کوب کیا گیا تھا۔ مخالف پارٹی کے چند اشخاص پر مقدمہ دائر کر دیا ہے:

کلکتہ ۱۵ اگست۔ آج پہلی دفعہ بنگال کی کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے دفتر کی قابل اعتراض لٹریچر کے سلسلہ میں تلاشی لی گئی۔ تلاشی ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی:

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی